47142 ـ عورتوں كو وراثت كے عوض ميں ہديہ دينا

سوال

عورتوں كو وراثت كے عوض ميں ہديہ دينے والوں كے متعلق آپ كيا كہتے ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جاہليت كے ظالمانہ نظام ميں ميت كا مال صرف اس كے بڑے بيٹوں كو ہى منتقل ہوتا تھا، اور اگر اس كا كوئى بڑا بيٹا نہ ہوتا تو پھر ميت كے بھائى يا چچا كو مال ديا جاتا، اور چھوٹے بچے اور نہ ہى عورتيں مال متروكہ كے وارث نہيں بن سكتے تھے، اور دليل يہ دى جاتى تھى كہ يہ الدمار كا بچاؤ نہيں كر سكتے.

(الدمار يہ ہے كہ: ہر وہ كچھ جس كا انسان پر بچاؤ كرنا واجب ہوتا ہے، اور اس كا دفاع كرنا ضرورى ہو، مثلا اہل و عيال، اور عزت وغيرہ كا دفاع كرنا)

اور يہ چھوٹے بچے اور عورتيں نہ تو لڑائى كرتے ہيں، اور نہ ہى غنيمت لاتے ہيں.

جاہليت كى منطق يہى تھى جو آج بھى بعض لوگوں كے سينوں ميں پنپنے لگى ہے جن كى فطرت الٹ ہو چكى ہے، دين اسلام نے اعلانيہ طور پر اس جاہليت كے ظالمانہ نظام كو باطل كرتے ہوئے انہيں وراثت كا حق ديا ہے اسى كے متعلق اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

والدين اور رشتہ داروں نے جو كچھ تركہ چھوڑا ہے اس ميں سے مردوں كا حصہ ہے، اور عورتوں كا بھى حصہ ہے جو والدين اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے چاہے وہ مال كم ہو يا زيادہ يہ حصے مقرر كردہ ہيں النساء (7).

پھر اس كے بعد تركہ كى تقسيم كى تفصيلى آيت نازل ہوئى جس ميں اللہ احكم الحاكمين كى جانب سے عورت اور مرد كا حصہ پورے عدل و انصاف اور حكمت كے ساتھ بيان كيا گيا.

ديكھيں: التحقيقا المرضية فى المباحث الفرضية صفحہ نمبر (17).

اس سے آپ يہ معلوم كر سكتے ہيں كہ عورتوں كو بغير كسى شرعى سبب وراثت سے محروم كرنا بہت ہى بڑا اور عظيم جرم ہے، اور اللہ تعالى كى شريعت كى دشمنى اور اس پر زيادتى، اور اللہ تعالى كى حدود سے تجاوز ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے آيات ميراث كے بعد كچھ اس طرح فرمايا ہے:

یہ اللہ تعالی کی حدیں ہیں، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کریگا، اللہ تعالی اسے جنت میں داخل کریگا، اس کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی، اس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہے گا، اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے، اور جو کوئی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا، اور اس کی حدوں سے تجاوز کریگا اللہ تعالی اسے جہنم کی آگ میں داخل کریگا، وہ اس میں ہمیشہ کے لیے رہےگا، اور اس کے لیے اہانت آمیز عذاب ہے النساء (13 ـ 14).

اور ابو امامہ رضی اللہ تعالی کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی اپنے کسی مسلمان بھائی کا حق جھوٹی قسم کے ساتھ کھایا تو اللہ تعالی اس کے لیے آگ کو واجب کر دیتا ہے، اور اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے "

تو ایك شخص نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاہے وہ چیز حقیر اور چھوٹی سی ہو ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اور اگرچہ وہ اراك کی ایك چھڑی ہی ہو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (137).

اور اس وراثت کے عوض میں عورتوں کو کوئی ہدیہ اورعطیہ وغیرہ دینا اس حق سے کوئی فائدہ نہیں دیتا، اور نہ ہی اس سے وہ حق ختم ہو جاتا ہے، بلکہ جو کوئی بھی ایسا کرے تو اسے جتنا عطیہ بھی دے دے لیکن وراثت میں سے حصہ نہ دے تو وہ گنہگار ہوگا، چاہے وہ وراثت کے حصے سے زیادہ رقم کا عطیہ بھی دے دے، کیونکہ اس نے تو یہ اشیاء اسے ہدیہ اور عطیہ کر کے دی ہیں، نہ کہ انہیں ان کا وراثت میں سے شرعی حق سمجھ کر.

اور چاہے وہ انہیں وراثت کے حق کے عوض میں دے تو یہ اسے کوئی فائدہ نہیں دیگا، کیونکہ ہدیہ اور چیز ہے، اور بیع اور معاوضہ اور چیز ہے اس لیے وراثت میں سے ان کا حق ان کی طرف ضرور منتقل ہونا چاہیے، اور اس حق میں انہیں تصرف اور لین دین کا حق بھی حاصل ہونا چاہیے، چاہیے وہ اپنا حصہ اپنے پاس رکھیں، یا اسے فروخت کر دیں، یا ہبہ کر دیں اور کوئی اور تصرف کریں جس طرح ایك مالك اپنے مال میں کرتا ہے.

لیکن وہ وراثت کا مال صرف مردوں کے ماتحت رہے، اور مرد جو چاہیں اس میں تصرف کرتے پھریں، اور عورتیں یا تو ان مردوں کو ہی اپنا حصہ فروخت کرنے پرمجبور ہو جائیں، یا پھر وہ کسی عوض یا بغیر عوض کے اپنا حق چھوڑنے پر مجبور ہوں، تو یہ جائز نہیں، بلکہ یہ تو غصب اور ظلم ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! تم اپنا مال آپس میں ظلم کے ساتھ نہ کھاؤ، مگر یہ کہ وہ آپس میں رضامندی سے تجارت کے ساتھ ہو النساء (29).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" خرید و فروخت تو آپس میں رضامندی سے ہوتی ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2185) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

" کسی بھی شخص کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں "

مسند احمد حدیث نمبر (20172) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7662) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اسی طرح اگر اسے فروخت کرنے کا سبب مردوں سے شرم و حیاء ہو، اور ان کی محبت و رضامندی حاصل کرنے کی حرص ہو تو بھی مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ جائز نہیں.

ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تو مکرہ یعنی جس پر جبر کیا گیا ہو حق کے بغیر اس کی بیع صحیح نہیں، اس لیے اگر کسی ظالم حکمران نے کسی شخص کو اپنا سامان کسی دوسرے شخص کو فروخت کرنے پر مجبور کیا اور اس نے فروخت کر دیا تو یہ بیع صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ یہ سودا رضامندی کے بغیر ہوا ہے.

اور اسی طرح یہ بھی ہے کہ اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس بائع نے آپ کو اپنا سامان حیاء اور شرم کی وجہ سے فروخت کیا ہے تو آپ کے لیے اس سے وہ سامان خریدنا جائز نہیں، جب آپ کو یہ علم ہو جائے کہ اگر شرم اور حیاء مانع نہ ہوتی تو وہ یہ سامان آپ کو فروخت نہ کرتا " اھ

دیکھیں: الشرح الممتع (8 / 121).

اور جب وراثت سے محروم کی جانے والی عورت اور لڑکی یتیم ہو تو یہ گناہ اور بھی زیادہ شدید ہو جاتا ہے، یعنی ابھی وہ لڑکی بالغ بھی نہ ہوئی اور اس کا والد فوت ہوگیا ہو، اور اسے وراثت سے محروم کر دیا جائے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز میں شامل ہوتا ہے، اور پھر یہ لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھانے میں بھی شامل ہوگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا وہ لوگ جو یتیموں کا مال ناحق طریقے اور ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ ڈال رہے ہیں، اور وہ جہنم میں داخل ہونگے النساء (10).

واللہ اعلم .